قاسم العلوم اسی طرح قاسمی اور مدنی مسلک کا منادا اور ترجمان بنا رہے۔ آمین۔

۲۴-۲۵ مئی کی درمیانی شب کے دس بجے دار العلوم کے ایک دیرینہ مخلص کارکن اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ایک جان نثار خادم اور سفر و حضر کے رفیق مولانا سید قدرت شاہ صاحب اکوڑہ خٹک کا ایک سو برس سے زائد عمر میں وصال ہوگیا، دار العلوم حقانیہ کے فضلاء اور طلباء و متعلقین میں آپ جانے پہچانے ہوں گے، مرحوم دار العلوم کے سابق مدرس مولانا بشیر علی شاہ صاحب حال جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے والد محترم تھے، نہ صرف تاسیس دار العلوم سے لیکر اب تک آپ دار العلوم کے بے لوث سرگرم کارکنوں میں سے تھے، بلکہ اس سے بہت قبل میرے جد امجد مرحوم کے ساتھ رفاقت کا رشتہ استوار کیا اور آخر تک نبھایا، قومی و ملی کاموں میں یہ لوگ باہم دست و بازو تھے۔ خاکسار کا فتنہ حد سے بڑھنے لگا تو سب سے پہلے اکوڑہ خٹک میں اسے بھرپور لگام دینے کی کوشش کی گئی۔ یہ ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ کا واقعہ ہے، اکوڑہ خٹک میں مولانا قدرت شاہ مرحوم کی مسجد سے اس ہنگامہ رستخیز کا آغاز ہوا جس سے خاکساروں کو عبرتناک سبق ملا اور پورے برصغیر کے پریس میں اس کا چرچا رہا، اس کے بعد مرحوم کو "غازی ملا" کا خطاب ملا اور عرف عام میں اسی لقب سے یاد کئے جانے لگے، آخر عمر میں مرحوم کو اپنے سعادتمند بیٹے کی بدولت نہ صرف حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی، بلکہ دو سال تک مدینہ منورہ کے قیام کی دولت سے بھی نوازے گئے، دار العلوم کی تاسیس اور نشاۃ اولی میں جس جماعت نے تن من دھن کو قربان کیا مرحوم کا نام بھی اس جماعت میں شامل رہے گا۔ انشاء اللہ ــــــ۔

حق تعالی جانے والے تمام مرحومین کو درجات قرب سے نوازے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق